مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ سے

صدائے ممبر و محراب

خطیب سماحۃ الشیخ حسین آل شیخ حفظہ اللہ تعالیٰ

مترجم: عبدالجبار عبدالغنی

مسجد نبوی شریف علیہ السلام کے امام وخطیب صاحب نے جمعۃ المبارک کی ابتداء اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد ثناء اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے بعد تمام مسلمانوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اس پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی اس کے بعد فرمایا اے اسلامی بھائیو! اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ خوشحالی اور بدحالی دونوں موقع پر اپنے ایمان والے بندوں کو آزماتا ہے۔ آزمائش ہی سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ آہ وبکا کرنے والا کون ہے اور صبر کرنے والا کون ہے۔ صداقت پر کون ایمان رکھتا ہے اور اپنے دائرہ ایمان میں کون جھوٹا ہے اس وقت عالمی فضاء پر غور کیا جائے تو ہم دیکھ رہے ہیں کہ بے چارے غریب مسلمانوں پر ہی وبائیں اور بلائیں ٹوٹ پڑی ہیں۔ عالم کے انسان بھی اس مصیبت میں مبتلا ہیں لیکن خصوصیت سے مسلمان بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں' عالم کے معتبر مسلمانوں پر جو مصائب منڈلا رہے ہیں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان کو برا سمجھیں' ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان ہی ہلاک کئے جا رہے ہیں چند مقامات پر ٹھہر کر اس سلسلے میں ذرا غور کرنا ہوگا یہ چند وقفات مسائل کے حل کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ۔

1۔ تمام مسلمانوں کو جان لینا چاہئے کہ جو بھی مصائب ہم پر آ رہے ہیں وہ صرف دنیا کی حد تک ہے بلاء بلا ہی ہوا کرتی ہے ایسے وقت میں ایک مسلم فرد کو صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے' اپنے کسی بھی انداز سے خواہ وقولی ہو یا فعلی آہ وبکا نہیں کرنا چاہئے تا کہ اس صبر پر اجر وثواب کا

جو وعدہ کیا گیا ہے اسے کھونہ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی جانب ہماری رہنمائی فرمائی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت کے بدلے انسان کو کیا دینے والا ہے اس کا علم کسی کو نہیں وہ بندے کو ہر اعتبار سے آزمائے گا اور بدلہ عطاء کرے گا ارشاد ربانی ہے ''اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے۔ دشمن کے ڈر سے' بھوک پیاس سے' مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے'' اہل تفسیر نے مصیبت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ مصیبت سے مراد ہر وہ مصیبت ہے جس سے دل اور جسم کو تکلیف پہنچے۔

2۔ دوسری بات یہ ہے کہ دل میں پختہ یقین ہونا چاہئے کہ تمام امور اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے وہ جیسا چاہتا ہے پھیرتا رہتا ہے اسی بات کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا''ایسے لوگ جو ایمان والے ہیں انہیں جب کسی قسم کی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں ہم خود اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم اس کی طرف لوٹنے والے ہیں'' یعنی اللہ تعالیٰ اپنی تدبیر کامل تصرف کے اعتبار سے پوری قدرت رکھتا ہے وہ اپنی قدرت سے جیسا چاہتا ہے ہر شے کو ہر چیز کو پھیرنے کی پوری قدرت رکھتا ہے اس کے قبضہ قدرت میں بندوں کا رزق بھی ہے' ہر چیز پر غلبہ اور اختیار بھی رکھتا ہے اور جیسے چاہتا ہے رزق عطا کرتا ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چیزوں کی قیمتیں بہت بڑھ گئی تھیں لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ ان چیزوں کے نرخ میں کمی کروا دیجئے تو اس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کے راوی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں یقیناً اللہ رب العزت کی ذات ہی نرخوں کو بڑھانے والی اور کم کرنے والی اور کشادہ رزق عطا کرنے والی ہے اسے میں اللہ کی ذات پر ہی پیش کرتا ہوں تم میں سے کوئی مجھ سے کسی کے خون اور مال کا مطالبہ نہ کرے' نسائی کے علاوہ تمام نے روایت کیا۔

3۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس روئے زمین پر جو بھی مصائب' خوشیاں' عظیم حادثات' فسادات' معیشت کی تنگی' دلوں میں کجی' روزی میں کمی' چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے ان تمام

کا رائسی سبب گناہ اور اور معصیت میں زیادتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرائض وواجبات کو کم تر سمجھنا انتہائی جرات کے ساتھ احکامات کو توڑنا غلیظ امور کجا پھیلنا اور ہلاکت خیز اعمال کا بڑھ جانا اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو بلائیں اور پریشانیاں لاحق ہوتی ہیں ان پر صبر نہ کرنا اسی وجہ سے پوری زمین فساد سے بھر چکی ہے اور سمندر میں بھی خواہشات کا ظہور ہو رہا ہے اسی وجہ سے اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ''خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا ہے اس لئے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھا دے گا۔ بہت ممکن ہے وہ باز آ جائیں اسی طرح ارشاد ربانی ہے ''تمہیں جو بھی مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہیں وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے(سورہ شوریٰ) فضیلت الشیخ نے آیت بالا کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان ایک دوسرے پر ظلم کر رہے ہیں اللہ کی حدود کو پامال اور اخلاقی ضابطوں کو توڑ رہے ہیں' قتل وغارت' خون ریزی عام ہوگئی ہے اسی وجہ سے ارضی وسماوی آفات اللہ تعالیٰ کی جانب سے بطور سزا نازل ہوتی ہیں۔ انسانی آبادیاں' سمندری راستوں اور ساحلی آبادیوں میں فسادی فساد رونما ہو چکا ہے۔ انسانوں کے معاشرے اور آبادیوں میں امن و ... ن تہہ وبالا اور ان کے اشارات میں خلل واقع ہو چکا ہے اسی طرح انسانی بدفعلیاں اور اپنے ہاتھوں کی بری کمائی کی وجہ سے کثرت موت' خوف اور سیلاب وغیرہ سزا کے طور پر امڈے آ رہے ہیں جب انسان اللہ کی نافرمانیوں کو اپنا وطیرہ بنا لے تو پھر ہر طرف خوف و دہشت اور قتل وغارت گری عام ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان تمام بلاؤں اور مصائب میں اس لئے مبتلا کرتا ہے تا کہ لوگ گناہوں سے باز آ جائیں' توبہ کر لیں اور ان کا رجوع اللہ کی طرف ہو جائے۔

4۔ چوتھی بات یہ ہے کہ لوگ اللہ کی جانب سچے دل سے رجوع کریں اس کی طرف متوجہ ہوں ان کی عاجزی اور انکساری میں اس وقت اضافہ ہو جائے جب وہ اللہ رب العزت کی جانب سے بلائیں اور مصیبتیں نازل ہوتی ہوئی دیکھیں۔ اپنے خالق ومالک کو اپنا ملجا اور ماویٰ سمجھیں' وہ اس

کا خوف کھا رہے ہوں' دعاؤں میں مشغول ہوں' گڑگڑا کر سچے دل سے دعائیں کریں اور اپنے آپ کو اللہ کا محتاج سمجھ رہے ہوں۔ امام احمد اور امام ابوداؤد نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امداد کی مثل مقرر کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ تم اللہ سے دعا کرو اس کے بعد پھر ایک شخص آیا اس نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمارے لئے چیزوں کا نرخ قائم کر دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ہی سستا کرتا ہے' نرخ چڑھاتا ہے میں تو تمام معاملات اللہ پر ڈال دیتا ہوں اور اسی سے امید کرتا ہوں۔

5۔ فضیلت الشیخ نے اپنی پانچویں بات میں خصوصیت کے ساتھ تاجروں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے تاجر کو بشارت دی ہے جو اپنی تجارت امانت داری' دیانتداری اور سچائی کے ساتھ کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سچا ایماندار اور دیانتدار تاجر نبیوں' صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا (ترمذی' ابن ماجہ) مگر ایسے تاجروں کی سرزنش کی ہے انہیں ڈرایا اور دھمکایا ہے جو اپنی تجارت میں دھوکہ دہی کرتے ہیں' فریب کا مل سے کام لیتے ہیں ایسے تجار جو اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کی مخالفت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں ایسے تاجروں کو مخاطب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسے تاجروں کی جماعت کو قیامت کے دن فاسق و فاجر کے زمرے میں اٹھایا جائے گا مگر ایسے تاجروں کو نہیں جو بھلائی کا کام کرتے ہیں اور تجارت میں سچائی اختیار کرتے ہیں لہٰذا اے تاجرو میں آپ تمام کے لئے تین پیغامات پیش کر رہا ہوں ان کو سنو' ان پر عمل کرو اپنی زندگی میں انہیں لاگو کرو یہ شرعی پیغامات ہیں اللہ تعالیٰ آپ تمام کو بھلائی کی توفیق دے سب سے پہلا پیغام یہ ہے کہ آسانی پیدا کرنے والے بنو ایسا عمل کرو جس کی وجہ سے غریب اور محتاجوں اور اس طرح خریداروں کے لئے سہولت پیدا ہو جائے' اشیاء کو آسانی سے خرید سکیں اور مسلمان پر رحمت نازل ہو جائے رحم کرنے

والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندے پر رحم فرمائے جب وہ فروخت کرے مصالحت سے کام لے' جب خریدے اس وقت بھی مصالحت سے کام لے اس لئے آپ نے فرمایا رحم کرنے والے بندوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے۔ دوسرا پیغام تجار مہنگائی کے حرص سے پرہیز کریں اور قیمتوں میں ناجائز اضافہ نہ کریں اور مال کو سٹاک کرنے والی حرص سے بھی پرہیز کریں جس سے مسلمانوں کو ذرا بھی نقصان پہنچے' قرآن وسنت کے مطابق اپنی تجارت کریں جس سے نہ کسی کو نقصان پہنچایا جائے اور نہ نقصان اٹھایا جائے۔

اسلام نے جو اقتصادی اصول مرتب کئے ہیں ان کی پابندی کریں' تیسرا پیغام یہ ہے کہ سٹاک سے بچتے رہیں کہ اس میں تاجر اپنا مال مارکیٹ میں اس لئے نہیں لاتا کہ قیمتوں میں جب اضافہ ہو اسے بہت زیادہ نفع حاصل ہو وہ نرخوں میں اضافہ کر کے اشیاء کو روک لیتا ہے اور ضرورت مند مہنگے داموں میں خریدتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قسم کے سٹاک کرنے والوں کو گنہگار قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مسلمانوں پر غلہ سٹاک کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں مفلسی کے مرض میں مبتلا کرتا ہے گویا کہ امام صاحب نے فرمایا ان دنوں پوری دنیا اور مسلم ممالک میں خاص طور پر مہنگائی کا بحران پریشان کئے ہوئے ہے کہ غریب صارفین بہت زیادہ الجھے بھی ہیں اس حقیقت کو ہر مسلمان مدنظر رکھے کہ مہنگائی بھی ایک مصیبت ہے صبر اختیار کریں اس طرح تجار کو نصیحت فرمائی کہ بازار میں دانستہ طور پر مہنگائی نہ بڑھائیں اور کسی بھی قسم کا مال سٹاک نہ کریں خواہ وہ کھیتوں کی پیداوار ہو یا فیکٹریوں کی مصنوعات ہوں اس طرح جو تجار ایسا کام کرتے ہیں تو گویا وہ ظلم کرتے ہیں اسلامی شریعت نے انہیں اس سے منع فرمایا۔ آخر میں فضیلت الشیخ نے دعائیہ کلمات پر جمعۃ المبارک کے خطبہ کا اختتام کیا۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆